سوال

(462)انگریزی کے مضمون میں دھوکا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ریاض کے ایک کالج کا طالب علم ہوں ۔ میں نے دیکھا کہ بعض طلبہ امتحانات کے وقت بعض مضامین مثلاً انگریزی وغیرہ میں نقل کرتے ہیں اور جب اس کے بارے میں میں نے ان سے گفتگو کی تو انہوں نے جواب دیا کہ انگریزی وغیرہ میں نقل کرتے ہیں اور جب اس کے بارے میں میں نے ان سے گفتگو کی تو انہوں نے جواب دیا کہ انگریزی کے مضمون میں نقل مارنا حرام نہیں ہے ۔ بعض علماء نے اس کا فتویٰ یہ دیا ہے ۔ امید ہے آپ اس فعل اور اس فتویٰ کے بارے میں راہنمائی فرمائیں گے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لاریب یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے :

(من غشنا فلیس منا) (صحیح مسلم، الایمان' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا فلیس منا' ح : ١٠١)'

''جو ہمیں دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے ۔''

یہ فرمان نبوی عام ہے لہذا دھوکا دینا جائز نہیں ہے خواہ اس کا تعلق معاملات سے ہو یا امتحانات سے اور امتحان بھی خواہ انگریزی کے مضمون کا ہو' لہذا اس حدیث اور اس کے ہم معنی احادیث کے عموم کے پیش نظر طلبہ وطالبات کے لیے کسی بھی مضمون میں سھو کا جائز نہیں ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص353